......اور صلیب ٹوٹ گئی!

تحریر : میاں انوار اللہ صاحب اسلام آباد

اس بوڑھی دُنیا میں کردار و اعمال کا اگر جائزہ لیا جائے۔ تو یہ اچھے برے کرداروں سے بھری پڑی ہے۔ تضادات و اختلافات کیلئے اپنے گھر کا جائزہ لیجئے۔ ایک ماں باپ کی اولاد جب تضاد و اختلاف کا شکار ہوتی ہے۔ تو اس کی ابتدائی صورت قابیل اور ہابیل کا وہ حقیقی مظاہرہ ہے۔ جس کی عکاسی قرآن حکیم نے کی۔ جسے پڑھنے اور سننے میں آج بھی دنیا محو حیرت ہے .... حق و باطل کی اس کشمکش میں جو حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹوں سے شُروع ہوئی۔ باطل اپنی ظاہری آن بان اور شان و شوکت کا مظاہرہ کرتے ہوئے عارضی کامیابی حاصل کر لیتا ہے۔ لیکن جب دنیا پر حقیقت آشکارا ہوتی ہے۔ تو باطل دم دبا کر بھاگ جاتا ہے۔ اس کا مظاہرہ دنیا نے جادوگروں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مابین مقابلہ میں دیکھ لیا۔ اس سے بھی عظیم الشان مظاہرہ دنیا نے بدر کے میدان میں دیکھا۔ کہ جب شیطان فرشتوں کا نزول ہوتے دیکھ کر ہوا خارج کرتا ہوا، سر پر پاؤں رکھ کر بھاگا۔ حالانکہ بدر کے میدان میں وہ ایک بزرگ انسان کی صورت میں اپنی ہر طرح کی امداد کے وعدے کے سبز باغ دکھا کر یہ کُفار کو ہمارے پیارے نبی ﷺ پر چڑھا لایا تھا۔ اور کفار کو فتح کی طفل تسلیاں دیتا رہا۔

مذاہبِ عالم کا بغور مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ زبور۔ تورات۔ انجیل آسمانی کتابیں ہیں لیکن ان کے پیروکاروں نے ان کتابوں میں جابجا تحریف کی ہے مضحکہ خیز بات یہ ہے کہ تحریف کے بعد بھی ان کے ماننے والوں کا دعویٰ ہے کہ ان کا ہر لفظ مقدس ہے اور من جانب اللہ ہے۔ تحریف کی ایک وجہ یہ ہے کہ لوگ انبیائے کرام کی محبت و عقیدت میں اس حد تک بڑھ گئے، کہ ان میں خدائی صفات داخل کر دیں اور بعضوں نے تو انہیں خدا ہی تسلیم کر لیا۔

دنیا میں اسوقت عیسائیوں کی اکثریت ہے۔ وہ اپنے زعمِ باطل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے محبت کرتے ہیں۔ لیکن یہ محبت وہ محبت نہیں ہے۔ جو ایک اُمتی کو اپنے رسُول سے ہونی چاہیے۔ بلکہ یہ وہ محبت ہے، جو مخلوق کو اپنے خالق سے ہونی چاہیے۔ اور جو ایک عبادت گزار کو اپنے معبودِ حقیقی اللہ جل جلالہ سے ہونی چاہیے، اِس لئے یہ محبت نفع بخش ہونے کی بجائے نقصان دہ ہے۔ قرآن مجید نے سورۃ الانعام کے آخری رکوع میں عیسائیوں کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اس محبت کو گمراہی اور شرک کہا ہے۔ اس میں حضرت عیسیٰؑ کی

عزت و توقیر نہیں۔ بلکہ توہین ہے۔ اسی لئے وہ قیامت کے دن ان لوگوں کے غلط عقیدہ سے اپنی برات کا اظہار کریں گے۔ عیسائیوں میں وہ لوگ بھی ہیں جو انجیل کو سمجھتے ہوئے حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام کی شان و شوکت میں غلوو زیادتی سے اجتناب کرتے ہیں جیسا کہ ہجرت کے موقع پر حضرت علیؓ کے بڑے بھائی حضرت جعفر طیارؓ نے حاکم حبشہ نجاشی بادشاہ کے بھرے دربار میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اسلامی نظریے کی وضاحت کی اور سورہ مریم کا دوسرا رکوع تلاوت فرمایا۔ نجاشی تلاوت سے اتنا متاثر ہوا کہ اس کی آنکھوں سے بے ساختہ آنسو جاری ہو گئے۔ اور جب حضرت جعفرؓ اس آیتِ مبارکہ پر پہنچے : (**قَالَ اِنِّی عبداللہ اٰتانیَ الکتاب و جعلنی نبیا**) تو نجاشی نے ایک تنکا اٹھا کر حاضرینِ مجلس سے کہا : "اللہ کی قسم! انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں اس تنکے کے برابر بھی کمی نہیں کی" کفار مکہ کے تحائف واپس کرتے ہوئے انکے وفد کو اپنے دربار سے دھتکار دیا۔ اور مہاجرین سے مخاطب ہو کر کہا "تم میرے ملک میں جہاں جی چاہے رہو"۔

آج ایک حق کے متوالے کی داستانِ حیات پیشِ خدمت ہے، یہ جویائے حق کے نشے میں سرشار اپنے مشن کی تکمیل میں جتے رہے، انہیں اپنے مشن سے بے لوث لگن تھی اور ایک ہی دھن دل و دماغ پہ سوار تھی ؎

تیز ترک گامزن منزلِ ما دور نیست

اسلام دین فطرت ہے، اسلام ہی وہ دین ہے جو بغیر تحریف کے اپنی اصلی شکل میں موجود ہے، یہ اس لئے کہ رب کائنات نے خود اس کی حفاظت کا ذمہ لیا ہوا ہے۔ (انا نحن نزلنا الذکر وانالہ لحافظون)۔

ترجمہ :- "بے شک ہم نے قرآن مجید نازل کیا ہے اور بے شک ہم ہی اس کے محافظ ہیں (سورۃ الحجر : ۹)

اوراقِ تاریخ میں ہزاروں مثالیں محفوظ ہیں کہ دیگر مذاہب کے سرکردہ افراد نے فطرت کے معمولی واقعات سے متاثر ہو کر اسلام قبول کیا، آج کل امریکہ اور یورپ میں اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے۔ اہلِ کلیسا پریشان و شدر ہیں کہ اگر اسلام اسی رفتار سے پھیلتا رہا تو اگلے چند عشروں میں یہ دنیا کا سب سے بڑا مذہب ہو گا۔ وہ یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ آئندہ صدی اسلام کی صدی ہے۔ حیرانی میں اضافہ اسوقت ہوتا ہے کہ جب ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمان خواب غفلت میں مدہوش ہیں۔ لیکن پھر بھی اسلام کی مقبولیت تیزی سے منازل طے کر رہی ہے۔ اگر مسلمان اپنے دین کو سائنٹیفک خطوط پر پھیلانے کا عزمِ مصمم کر لیں تو پھر اس کی مقبولیت میں کتنا اضافہ ہو؟ ساتھ ساتھ کفار کے حسد و بغض کا بھی اندازہ لگاتے جایئے۔ اسی لئے تمام طاغوتی طاقتیں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشوں کے تانے بانے بننے میں مصروف ہیں۔ لارنس آف عریبیا اور ابن سباء پھر سے تلاش کئے جا رہے ہیں۔

اسلام تحقیق و جستجو کا نام ہے۔ اسلام پر ریسرچ ہی نے پادری ریاس پیٹر کی دنیا بدل دی۔ اور وہ عیسائیت کو خیر

باد کہہ کر حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔اس کی پیدائش 16 نومبر 1968ء کو ایک عیسائی مذہبی گھرانے میں ہوئی، ان کا خاندان پاکستان میں مذہبی عہدوں پر براجمان ہے۔دادا پاکستان بائبل سوسائٹی کے جنرل سیکرٹری تھے۔والد اب بھی ایک بڑے عیسائی عہدے پر فائز ہیں۔ چچا بھی چرچ میں پادری ہیں۔باپ نے انہیں سینٹ پیٹرک سکول سے دنیاوی تعلیم دلوائی۔اسی اثنا میں انہیں مذہبی تعلیم کیلئے رومن کیتھولک کی مذہبی درسگاہ میں داخل کرادیا گیا یہاں پر انہیں پادری بننے کی تعلیم دی گئی۔ پھر انہوں نے عیسائیت کی تبلیغی مشنری میں تربیت مکمل کی۔ ضرورتاً موسیقی بھی سیکھ لی۔ مذہبی پیشوا کا بیٹا ہوتے ہوئے انہیں ہر کام کی آزادی تھی حتیٰ کہ شراب نوشی کی بھی کیونکہ عیسائی مذہب میں شراب کو پاک مشروب سمجھا جاتا ہے۔ اگر ان سے کوئی گناہ سرزد ہو جاتا تو ریاس پیٹر اپنے والد کے سامنے اس کا اقرار کر لیتے۔والد فرماتے: ”کہ تم پر خداوند یسوع مسیح کی طرف سے ہر گناہ معاف ہے، کیونکہ تم مذہبی رہنما کے بیٹے ہو۔ میرے بعد تم مذہبی پیشوا ہوگے میری طرح پھر تم بھی لوگوں کے گناہ معاف کروگے“۔

نقطہ آغاز: ان الفاظ نے پادری ریاس پیٹر کو جھنجوڑا۔یہی الفاظ انکی تقدیر بدلنے کیلئے نقطہ آغاز ثابت ہوئے۔ انہوں نے سوچنا شروع کیا۔ یہ کیسا مذہب ہے ؟ جو بندوں کے گناہوں کا معافی نامہ اپنے پادری کو دے رہا ہے۔ لیکن پادری اگر خود گناہوں میں لتھڑا ہوا ہو۔ تو اس کے گناہ کون معاف کریگا ؟ اگر پادری کے گناہ خدا تعالیٰ معاف کریگا۔ تو پادری کو لوگوں کے گناہ معاف کرنیکا خدائی اختیار کیسے ہو سکتا ہے ؟ کیا اس ضمن میں رب کائنات اور پادری برابر کے اختیارات کے حامل ہو گئے ؟ جبکہ انجیل مقدس میں اسکا نام ونشان نہیں ملتا۔

تحریف اور بولس شاول یہودی کا کردار

عیسائی اپنے مذہب کیلئے مسیحیت کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد انجیل مقدس میں اتنی کتربیونت ہوئی کہ ایک وقت میں اس کے بہتر (72) سے زیادہ نسخے ہو گئے۔ ان میں سے چار کو منتخب کر لیا گیا۔ تحریف کا سب سے بڑا دلدادہ بولس شاول یہودی تھا۔ اسی نے تین خداؤں (تثلیث) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو الوہیت۔ کرائسیٹ نائٹ... کے نظریات کو مسیحیت میں رواج دیا۔ یہ نظریہ بھی اسی کا ایجاد کردہ ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ السلام نے صلیب پر لٹک کر تمام لوگوں کی طرف سے کفارہ ادا کر دیا ہے یہی وہ شخص ہے، جس نے یہ تصور دیا کہ مسیحیت **بنی** اسرائیل کے ساتھ خاص نہیں۔بلکہ یہ ایک عالمی مذہب ہے۔ اس وقت سے آج تک تحریف کا ایسا دروازہ کھلا ہے جو آج بھی جاری ہے۔

انجیل مقدس: عیسائیوں کی مذہبی کتاب ہے، اسے بائبل بھی کہتے ہیں، بلاشبہ یہ ایک آسمانی کتاب ہے۔ جو

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ عیسائی تصور کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مصلوب کرنے کے بعد یہودیوں نے عیسائیت کے خاتمہ کیلئے اس میں بہت سی من پسند تبدیلیاں کر ڈالیں۔ عیسائی پیشواؤں نے اس میں سے پانچ انجیلوں کا انتخاب کیا جو کہ مندرجہ ذیل ہیں :

(۱) انجیل متی (۲) انجیل مرقس (۳) انجیل لوقا (۴) انجیل یوحنا (۵) انجیل برناباس

تھوڑے ہی عرصہ میں مذہبی پیشواؤں نے برناباس کی انجیل مسترد کر دی۔ اور اسکے تمام نسخے نذرِ آتش کر دیئے کیونکہ یہ انجیل بقایا انجیلوں کی نسبت قدرے کم تحریف و تبدیلی والی تھی۔ اور اس میں آنحضرت ﷺ کی بشارت کے ساتھ ساتھ بہت سے ایسے احکام موجود تھے جو اصل انجیل کے مطابق تھے۔ اب صرف چار انجیلیں معتبر ہیں۔ ان چاروں کو "عہد نامہ جدید" کہا جاتا ہے۔ ان نسخوں میں وقت کے مطابق تبدیلیاں کر لی جاتی ہیں۔ تمام عیسائی پیشواؤں کے مشورے سے پوپ جان پال ان تبدیلیوں پر اپنی مہر تصدیق ثبت کر دیتا ہے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے مشینری کے پرانے پرزے کو نئے پرزے سے بدل دیا گیا۔ حالانکہ اللہ کی نازل کردہ کتاب میں آیات کو تبدیل کرنے کا حق صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو ہے نہ کہ بندوں کو۔ اسی لئے انجیل میں کوئی کشش نہیں۔ یہ ایک داستانوں پر مبنی دستاویز بن کر رہ گئی ہے۔

ٹموتھی جانسن کی ریسرچ کا خلاصہ : یہ ہے کہ بائیبل میں تمام بنیادی احکام تحریف شدہ ہیں۔ ان انجیلوں کا ایک دوسرے سے تضاد ملاحظہ فرمائیے :

انجیل متی : آیت ب نمبر ۱۶ "اور یعقوب سے یوسف پیدا ہوا۔ یہ اس مریم کا شوہر ہے۔ جس سے یسوع پیدا ہوا۔ جو مسیح کہلاتا ہے"۔

آیات ب نمبر ۱۸ تا نمبر ۲۳ : "اب یسوع مسیح کی پیدائش اس طرح ہوئی کہ جب اسکی ماں مریم کی منگنی یوسف کے ساتھ ہو گئی۔ تو ان کے اکٹھا ہونے سے پہلے وہ روح القدس کی قدرت سے حاملہ پائی گئی۔ پس اس کے شوہر یوسف بن داؤد نے جو راست باز تھا۔ اور مریم کو بدنام نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اسے چپکے سے چھوڑ دینے کا ارادہ کر لیا۔ وہ ان باتوں کا سوچ ہی رہا تھا کہ خداوند کے فرشتے نے اسے خواب میں دکھائی دے کر کہا۔ اے یوسف ابن داؤد! تو اپنی بیوی مریم کو اپنے ہاں لے آنے سے نہ ڈر۔ کیونکہ جو اس کے پیٹ میں ہے وہ روح القدس کی طرف سے ہے O اس کے بیٹا ہوگا۔ اور تو اسکا نام یسوع رکھنا کیونکہ وہی اپنے لوگوں کو ان کے گناہوں سے نجات دیگا O یہ سب کچھ اسلئے ہوا۔ جو خداوند نے نبی کی معرفت کہا تھا۔ کہ وہ پورا ہو O کہ دیکھو ! ایک کنواری حاملہ ہو گئی اور بیٹا جنے گی O۔

دیکھا آپ نے بنیادی احکام میں انجیل کے ایک ہی نسخے میں تضادات : آیت ب نمبر ۱۶ میں

حضرت یوسف علیہ السلام جو حضرت یعقوبؑ کے بیٹے ہیں انہیں مریم کا شوہر تسلیم کیا گیا جبکہ اگلی آیات میں یوسف بن داؤد کو مریم کا شوہر بناڈالا۔ مزید ستم ظریفی یہ کہ روح القدس کو بھی درمیان میں لے آئے۔ (العیاذ باللہ)

انجیل مرقس : آیت نمبر ۱ تا آیت نمبر ۳ :۔یسوع مسیح ابن خدا کی خوشخبری کا آغاز ٥ جیسا یسعیاہ نبی کی کتاب میں لکھا ہے کہ دیکھ اپنا پیغمبر تیرے آگے بھیجتا ہوں۔ جو تیری راہ تیار کرے گا ٥ بیابان میں پکارنے والے کی آواز آتی ہے کہ خداوند کی راہ اختیار کرو اور اس کے راستے سیدھے بتاؤ ٥ مرقس نے حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا بناڈالا۔

انجیل یوحنا : آیات نمبر ۸ تا ۱۴ : حقیقی نور جو ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔ دنیا میں آنے کو ہے ٥ وہ دنیا میں تھا اور دنیا اسکے وسیلے سے پیدا ہوئی۔ اور دنیا نے اسے نہ پہچانا ٥ وہ اپنے گھر آیا اور اس کے اپنوں نے اسے قبول نہ کیا ٥ لیکن جنہوں نے اسے قبول کیا۔ اسنے انہیں خدا کے فرزند بننے کا حق بخشا ٥ وہ نہ خون سے نہ جسم کی خواہش سے نہ انسان کے ارادے سے بلکہ خدا سے پیدا ہوا ٥ اور کلام مجسم ہوا۔ اور فضل و سچائی سے معمور ہو کر ہمارے درمیان رہا ٥ اور ہم نے اس کا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال ٥۔

اس میں تضاد ملاحظہ فرمائیے : حضرت عیسیٰؑ کو خدا بھی تسلیم کر لیا۔ اور خدا کا بیٹا بھی..... قربان جائیے۔ عیسائیوں کی من پسند تحریف کے۔ تحریف کے کچھ اصول ہوتے ہیں، لیکن یہاں جو کسی پیشوا کے دل میں آیا لکھ ڈالا

مسیحیت کے فرقے : اس مذہب میں بہت زیادہ فرقے ہیں لیکن مشہور تین ہیں :

۱۔ **رومن کیتھولک :** یہ عیسائیت کا سب سے بڑا فرقہ ہے۔ یہ لوگ تین خداؤں کی پوجا کرتے ہیں۔ (۱) اللہ تعالیٰ (۲) اللہ کا بیٹا (معاذ اللہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (۳) روح القدس

۲۔ **پروٹسٹنٹ :** اس عقیدے کے لوگ حضرت عیسیٰؑ کو (معاذ اللہ) خدا کا بیٹا مانتے ہیں۔

۳۔ **آرتھوڈوکس :** یہ فرقہ پہلے دونوں فرقوں سے غلو میں بازی لے گیا، یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہی (معاذ اللہ) خدا مانتا ہے۔

اختلافات : ان فرقوں کے درمیان بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب دیئے جانے اور یومِ حساب کے بارے بھی واضح اختلافات ہیں۔ رومن کیتھولک کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ کو روحانی اور جسمانی طور پر صلیب دے دی گئی۔ انہوں نے ہمارے گناہوں کی وجہ سے جان قربان کر دی۔ اسلئے عیسائیوں سے روز قیامت گناہوں کی باز پرس نہیں کی، جائیگی لیکن اگر کسی نے موت سے پہلے گناہ معاف نہیں کرائے تو اس سے ضرور باز پرس ہوگی اور وہ سزا بھگتے گا۔ دنیا میں مذہبی راہنما کی سفارش سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ رومن کیتھولک عقیدے والے پادری کو

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مشیر سمجھتے ہیں۔ پرٹسٹنٹ عقیدہ کے لوگ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ کو صرف جسمانی اعتبار سے صلیب دی گئی ہے وہ روحانی طور پر زندہ ہیں اور عیسائیوں کی راہنمائی کیلئے ان کے درمیان رہتے ہیں۔

اتفاق و اتحاد : تبلیغی مشنری کا کام تینوں فرقے باہم رضامندی سے سرانجام دیتے ہیں۔ اس کی بڑی اہمیت ہے اسے بڑے ثواب کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ فنڈز دیتے وقت تمام عیسائی فخر محسوس کرتے ہیں۔ عیسائیت کی تبلیغ میں حصہ لینا فرض اور عطیات دینا لازمی ہے۔ عیسائیت میں مذہب کی حفاظت کیلئے راہبہ اپنی جان و مال کی قربانی کے ساتھ ساتھ عزت بھی قربان کر دیتی ہے۔ عیسائیت میں گناہوں سے چھٹکارا : ہر عیسائی کو زندگی میں تین بار لازمی بپتسمہ (BAPTISM) کیا جاتا ہے۔ پہلی مرتبہ پانچ چھ سال کی عمر میں جب بچہ شعور پکڑتا ہے۔ پھر جب وہ جوان ہو کر گناہ کرتا ہے۔ آخری بار بڑھاپے میں قریب المرگ جب وہ کسی گناہ کے قابل نہیں رہتا۔ علاوہ ازیں جب اس سے کوئی بڑا گناہ ہو جاتا ہے تو راہب اسے بپتسمہ کرتا ہے۔ یہ ایسے ہوتا ہے کہ گناہ گار شخص کو سمندر کے کنارے تقریباً کمر تک پانی میں کھڑا کر دیا جاتا ہے، راہب دعا پڑھتا ہے، ساتھ ساتھ اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کے سر پر پانی ڈالتا جاتا ہے اگر سمندر قریب نہ ہو تو کسی بھی بہتے ہوئے پانی میں بپتسمہ کیا جاتا ہے۔

راہبہ : (NUN) عیسائیت میں راہبہ کا بڑا مقام ہے۔ راہبہ کو حضرت مریم کی تصویر کہا جاتا ہے۔ مذہبی طور پر وہ ہر گناہ سے پاک ہوتی ہے۔ وہ جنت میں حضرت مریم کی خادماؤں میں ہو گی۔ راہبہ شادی نہیں کر سکتی۔ اس کی زندگی عیسائیت کیلئے وقف ہوتی ہے۔ زیادہ مذہبی رجحان رکھنے والی دوشیزائیں راہبہ بننا پسند کرتی ہیں۔ اسکے علاوہ اگر کسی عیسائی لڑکے اور عیسائی لڑکی کی غلطی سے ان کے ہاں شادی سے پہلے ہی لڑکی پیدا ہو جائے اور مذہبی پیشوا ان کی غلطی معاف کر دے تو نوزائیدہ بچی پاک ہو جاتی ہے اور راہبہ (NUN) بنادی جاتی ہے۔

راہبہ کے لئے پردہ واجب ہے۔ یہاں تک کہ ہاتھوں میں دستانے اور پاؤں میں موزے پہننا ضروری ہیں، چوبیس گھنٹے اسکے گلے میں صلیب پڑی رہتی ہے۔ راہبہ میک اپ نہیں کر سکتی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور گناہوں سے معافی کا اسلامی نظریہ و عقیدہ

آیئے قرآن مجید سے راہنمائی لیتے ہیں۔ اسلئے کہ یہ ہر قسم کی تحریف سے محفوظ ہے کیونکہ سورۃ الحجر آیت نمبر ۹ میں خود اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی حفاظت کی ذمہ داری لی ہوئی ہے ترجمہ :- بے شک قرآن کو ہم نے ہی اتارا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں" ایک تو حفاظت خود اللہ جل جلالہ نے اپنے ذمہ لی ہے، اسی وجہ سے اس کے کسی حرف تک کو ابتک بدلا نہیں جا سکا۔ پھر اللہ کریم کی کرم نوازی کی انتہا ہے۔ کہ قرآن مجید کروڑوں انسانوں کے سینوں میں محفوظ ہے۔ یہ اعجاز کسی بھی مذہبی کتاب کے حصے میں نہیں آیا۔

روح القدس کی حیثیت اور حضرت مریم کی پاکیزگی : سورۃ مریم آیت نمبر ۱۸ تا ۱۹۔ ترجمہ : ''حضرت مریم کہنے لگی میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ اگر تو پرہیز گار ہے۔ حضرت جبرئیلؑ (روح القدس) نے کہا : میں اللہ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں کہ بخش جاؤں تجھے پاکیزہ لڑکا''۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقام : سورۃ مریم آیات نمبر ۳۰ تا ۳۴ ترجمہ : (حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے گود سے) کہا ''میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اس نے مجھے کتاب (انجیل مقدس) دی اور مجھے پیغمبر بنایا۔ اور میں جہاں رہوں۔ اللہ نے مجھے برکت والا بنایا۔ اور مجھے نماز پڑھنے۔ زکوۃ دینے کا حکم دیا۔ جب تک میں زندہ رہوں۔ اور اپنی ماں کا مجھے تابع فرمان بنایا (اللہ) نے مجھے سرکش اور بدبخت نہیں بنایا۔ سلامتی ہو مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا۔ اور جس دن مروں گا اور جس دن اٹھایا جاؤں گا (بروز قیامت) حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کی یہ حقیقت ہے، سچی بات ہے۔ جس میں وہ لوگ جھگڑا کرتے ہیں''۔

قرآن مجید نے حق بیان کر کے عیسائیوں کے غلط عقیدے کی نفی کر دی ہے۔

مزید سورۃ مائدہ کا آخری رکوع پڑھیے : ترجمہ ''اے عیسیٰ بن مریم کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ کے علاوہ مجھے اور میری ماں کو بھی خدا بنالو حضرت عیسیٰؑ عرض کریں گے۔ کہ سبحان اللہ! میرا یہ کام نہ تھا کہ وہ بات کہتا جس کے کہنے کا مجھے حق نہ تھا۔ اگر میں نے ایسی بات کہی ہوتی تو آپ کو ضرور علم ہوتا۔ اے اللہ تو میرے دل کی بات جانتا ہے اور میں نہیں جانتا جو (اے اللہ) آپ کے دل میں ہے۔ آپ تمام پوشیدہ حقیقتوں کو جاننے والے ہیں۔ میں نے لوگوں سے اس کے سوا کچھ نہیں کہا۔ مگر جو تو نے مجھے حکم دیا تھا۔ یہ کہ اللہ کی بندگی کرو۔ جو میرا رب بھی ہے اور تمہارا رب بھی۔ میں اس وقت تک لوگوں کا نگران رہا۔ جب تک میں ان کے درمیان تھا۔ (زندہ رہا) جب (اے اللہ) تو نے مجھے واپس بلا لیا۔ تو آپ ان پر نگران ہیں۔ اب اگر آپ انہیں سزا دیں۔ تو وہ آپ کے بندے ہیں۔ اور اگر معاف کر دیں۔ تو آپ (اے اللہ) غالب اور دانا ہیں''۔

حضرت عیسیٰ کو صلیب دیئے جانے پر قرآن کا حکم

سورۃ النساء آیت نمبر ۱۵۷ تا ۱۵۸ ترجمہ : ''اور کہنے لگے۔ کہ ہم نے مسیح ابن مریم جو اللہ کا رسول تھا۔ مار ڈالا۔ حالانکہ نہ اس کو مار ڈالا اور نہ سولی دیا۔ لیکن ان کو شبہ پڑ گیا۔ اور جو لوگ اس میں اختلاف کر رہے تھے۔ وہ خود شک میں تھے۔ ان کو کوئی یقین نہ تھا۔ مگر اٹکل پر چلتے ہیں۔ سچی بات تو یہ ہے کہ ان یہودیوں نے عیسیٰؑ کو قتل نہیں کیا۔ یہ یقین ہے بلکہ اللہ نے اسے اپنے پاس اٹھا لیا اور اللہ زبردست حکمت والا ہے''

توبہ اور گناہوں سے معافی کا قرآنی نظریہ سورہ بقرہ آیت نمبر ۳۷ ترجمہ :"اس وقت آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھ کر توبہ کی۔ جسکو اس کے رب نے قبول کر لیا۔ کیونکہ وہ بڑا معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے"۔ حضرت آدمؑ کو شیطان کے بھکاوے کے بعد زمین پر آنے کا قصہ بیان ہو رہا ہے۔ توبہ کے معنی رجوع کرنے اور پلٹنے کے ہیں۔ بندہ کی طرف سے توبہ کے معنی یہ ہیں کہ وہ سرکشی سے باز آگیا۔ طریقِ بندگی کی طرف پلٹ کر آیا۔ اور اللّٰہی طرف سے توبہ کے یہ معنی ہیں۔ کہ وہ اپنے شرمسار غلام کی طرف رحمت کے ساتھ متوجہ ہو گیا۔ پھر سے نظر عنایت اس کی طرف مائل ہو گئی آدمؑ نے توبہ کی اور اللہ نے قبول کر لی۔ اس کے معنی یہ ہوئے۔ کہ آدمؑ اپنی نافرمانی پر عذاب کے مستحق نہ رہے گناہ گاری کا جو داغ ان کے دامن پر لگ گیا تھا۔ وہ "توبہ" سے دھل گیا۔ اللہ کی عنایات دیکھئے کہ توبہ کے بعد آدمؑ کو نبوت سے بھی سرفراز کیا تاکہ وہ اپنی نسل کو رشد و ہدایت کا درس دیں۔ اسلام میں توبہ اللہ اور بندے کے درمیان ہے۔ عیسائیت کی طرح پادری کے سامنے اقرار گناہ اور بپتسمہ نہیں ہے۔ یہ ہے اسلام کی عظمت و حقانیت !!!

اللہ تعالیٰ کی عظمت اور مقام : قرآن مجید میں سورہ اخلاص پارہ نمبر ۳۰ میں ملاحظہ کیجئے : ترجمہ :"کہہ !اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ اس کی کوئی اولاد نہیں اس کا کوئی ماں باپ نہیں اور وہ اپنی مثال آپ ہے"۔

سکون کی تلاش : میں جب بھی والد سے انجیل مقدس میں تبدیلیوں اور تضادات کا ذکر کرتا۔ تو وہ میرا منہ تکتے رہ جاتے۔ کوئی مدلل جواب نہ دے پاتے۔ مجھے نصیحت کرتے۔ کہ زیادہ نہ سوچا کرو۔ گناہ گار ہو جاؤ گے ہاں! یہ سوچو کہ عیسائیت کی تبلیغ زیادہ سے زیادہ کیسے ہو سکتی ہے۔ لوگ زیادہ تعداد میں عیسیٰ کو خدا کا بیٹا ماننے لگ جائیں۔ اپنے سوالات کا جواب نہ پاکر تشنگی بڑھتی گئی۔ میرے حواس پر اداسیوں نے ڈیرے جمالئے.... عموماً جب گرجا گھر کا گھنٹہ بجانے پر مامور ہوتا۔ جو کہ عیسائیوں کو گرجا گھر میں لانے کا بلاوا ہوتا تو اسی وقت گرجا گھر کے سامنے والی مسجد سے اذان کی آواز آتی، جو کہ مسلمانوں کو مسجد میں آنے کا بلاوا ہوتا۔ عربی زبان سے ناآشنا اور اسلام سے ناشناسائی کے باوجود .... پھر بھی اذان سنتا رہتا۔ اذان سے مجھے سکون ملنے لگا۔ بسا اوقات اس بے خودی کے عالم میں گرجا گھر کا گھنٹہ بجانا بھول جاتا۔ میں مسجد کے باہر کھڑا ہو کر مسلمانوں کو محو عبادت دیکھتا۔ میرے اس فعل پر باپ کی جھڑکیاں میری خوب خاطر مدارات کرتیں۔ تاہم میں چرچ کی صلیب کے سامنے کھڑے ہو کر اللہ سے دعا کرتا کہ مجھے سکون دے اور صراط مستقیم نصیب فرما۔

حق کی جستجو

یہ اتوار کا دن تھا۔ عبادت کیلئے چرچ میں گھنٹہ بجانا میرے فرائض منصبی میں تھا۔ جو نہی میں نے گھنٹہ

بجایا، لوگ جوق در جوق آئے، میں نے گلے میں صلیب لٹکائی اور صلیب کے سامنے کھڑے ہو کر دعا کی۔ ''کہ اے خدا کے بیٹے! یسوع مسیح! لوگوں کے دلوں میں ڈال کہ وہ بھلائی کی طرف آئیں کیونکہ تو دلوں کے بھید جانتا ہے'' لوگ میرا بے حد احترام کرتے تھے۔ اسلئے کہ میں ان کا مستقبل کا مذہبی پیشوا اور نجات دہندہ بننے والا تھا وہ میرے ہاتھوں کو بوسہ دیتے اور میں ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتا انہیں دعائیں دیتا۔ اس روز میں نے والدِ محترم کی آمد پر غمگین دھن بجائی۔ لوگوں نے غمگین گیت گایا۔ اس لئے کہ آج کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر چڑھایا گیا تھا۔ پھر والد یوں مجمع سے گویا ہوے:

''یہودیوں کے سردار کاہنو نے یسوع مسیح کو صلیب پر چڑھانے کا حکم دیا اسوقت یسوع مسیح خداوند نے لوگوں کی طرف دیکھا اور کہا کہ لوگو! میں تمھارے گناہوں کی وجہ سے صلیب پر چڑھایا جاتا ہوں، اگر صلیب پر نہ چڑھوں گا اور جان نہ دونگا تو خداوند جو ہمیشہ رہنے والا ہے۔ جو ہر جگہ موجود ہے تمھارے گناہ معاف نہیں کرے گا۔ پھر انجیل متی سے یہ آیات ''نیا عہد نامہ'' کی پڑھیں، ''اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو صلیب سے اتر آ ○ اسی طرح سردار کاہنو بھی فقیہوں اور بزرگوں کے ساتھ مل کر ٹھٹھے سے کہتے تھے ○ اس نے اوروں کو بچایا۔ اپنے تئیں نہ بچا سکا ○ اور دوپہر سے سہ پہر تک تمام ملک میں اندھیرا چھایا رہا ○ اور سہ پہر کے قریب یسوع نے بھری آواز سے چلا کر کہا: ایلی ایلی ..... یعنی اے میرے خدا.... اے میرے خدا... تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا ○ یسوع نے بھر بھری آواز سے چلا کر جان دے دی ○'' آیات نمبر ۴۱ تا ۵۰ آخر میں دعا میں نے ہی کروائی۔ اس دن مجھ میں یہ سوچ پیدا ہوئی۔ ہم جو کچھ کر رہے ہیں غلط ہے سچائی کچھ اور ہے۔

ایک سوال جو ذہن کو جھنجھوڑتا تھا: اگر یسوع مسیح واقعی خدا کا بیٹا تھا۔ تو موت سے ہمکنار کیوں ہوا کیونکہ عیسائی عقیدے میں خدا کی ذات ہمیشہ رہنے والی ہے۔

مجھے حیرت یہ ہوتی کہ ایک دنیاوی سردار نے خدا کے بیٹے کو سولی چڑھادیا۔ یسوع مسیح بے بس نکلا اور خدا بھی اپنے بیٹے کو صلیب سے نہ بچا سکا۔ جونہی یہ بات میں نے اپنے والد پادری سے پوچھی تو وہ آگ بگولہ ہو گئے کچھ دیر بعد نصیحت آمیز لہجے میں بولے: توبہ کرو۔ اتنی گمراہ کن باتیں نہ کیا کرو۔ اور انجیل مقدس کی باتوں کو نہ جھٹلایا کرو۔ تم آج ہی بپتسمہ کرو۔ اب میں نے انجیل مقدس سے پھر رجوع کیا۔

انجیل مقدس سے رہنمائی: انجیل مقدس کا مطالعہ کرتے کرتے جب میں ان آیات پر پہنچا: ''لیکن جب وہ مددگار آئیگا۔ جس کو تمہارے پاس باپ کی طرف سے بھیجوں گا۔ وہ میری گواہی دے گا ○ لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ میرا جانا تمھارے لئے بہت فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤنگا، تو وہ مددگار تمھارے پاس نہ آئیگا ○ لیکن

اگر جاؤنگا تو تمھارے پاس بھیج دونگاo مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنا ہیں مگر اب تم ان کو برداشت نہیں کر سکتےo لیکن وہ یعنی سچائی کا روح آئیگا۔ تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائیگا۔ اسلئے کہ وہ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہے گا۔ لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا۔ اور تمہیں آیندہ کی خبر دے گاo" (انجیل یوحنا)

روشنی کی کرن : یوحنا کی انجیل کی آیات پڑھنے کے بعد میں نے والد سے پوچھا۔ کہ ان آیات میں جس آنے والے کی بشارت دی گئی ہے کیا وہ دنیا میں آگیا ہے ؟ والد نے برجستہ کہہ دیا : نہیں ! پھر کچھ رُک رُک کر بولے : البتہ صحرائے عرب میں ایک شخص آیا تھا۔ جس کا نام محمدؐ تھا اس نے نبوت کا دعوی کیا۔ وہ بہت بڑا جادوگر تھا۔ ایسی جادو بھری زبان بولتا تھا کہ لوگ اسی کے ہو کر رہ جاتے۔ اس نے اپنے مذہب کا نام اسلام رکھا۔ اس کے ماننے والے مسلمان کہلاتے ہیں۔ اس نے اپنا مذہب جادو اور تلوار کے زور سے پھیلایا۔ والد نے مزید کہا۔ اسلام دراصل وحشت اور جہالت کا مذہب ہے مسلمان غیر مہذب اور عیاش ہیں۔ عورتوں پر ظلم کرنے والے اور مخالفین کو زندہ جلا دینے والے ہیں۔ ہمارے مذہب عیسائیت کو سب سے زیادہ نقصان اسلام اور مسلمانوں نے پہنچایا ہے۔ میں نے کہا : "فادر! میں اسلام کا مطالعہ کرنا چاہتا ہوں"۔ تو انہوں نے کہا : "میری تم کو ہدایت ہے کہ تم ہر مذہب کی ریسرچ کرو مگر اسلام اور مسلمانوں کے قریب بھی نہ پھٹکنا...... یہ لوگ جادوگر ہیں، تم پر جادو کر دیں گے ...." یہ باتیں سن کر اسلام کے بارے میں میرا تجسّس اور بڑھ گیا۔

اندھیروں سے روشنی کی طرف :

میں نے اسلام کا بغور مطالعہ شروع کر دیا۔ مطالعے میں جوں جوں پیش رفت ہوتی گئی۔ یہ راز مجھ پر کھلتا گیا۔ کہ اسلام ہی عقل و شعور کا مذہب ہے تاریخ اسلام کے مطالعے سے یہ بات مجھ پر واضح ہو گئی۔ کہ میں تو اب تک اندھیروں میں ٹامک ٹوئیاں مار رہا ہوں۔ سیرتِ رسول ﷺ اور انکی تعلیمات نے میری کایا پلٹ دی۔ میں محو حیرت تھا۔ کہ عیسائی راہبوں اور مصنفین کے تعصب کے برعکس آپ ﷺ کی ذاتِ گرامی انسانیت کی عظیم ترین محسن اور بہی خواہ ہے۔ اسلام نے عورت کو جو ماں ۔ بہن۔ بیٹی اور دیگر رشتہ داریوں میں مقام عطا کیا ہے۔ وہی فطرت کے مطابق ہے۔ اب میں نے مسلمان اسکالرز سے ملاقاتیں کرنے کی ٹھان لی۔ تاکہ اسلام کی عملی زندگی کی جھلک دیکھوں۔ میں پاکستان کے ہر کونے۔ ہر جگہ۔ ہر خانقاہ۔ ہر ملتبہ میں گیا۔ لیکن ان جگھوں پر عیسائیت سے ملتے جلتے نظریات و افکار کو پایا۔ میں نے اس جستجو میں اڑھائی تین سال کا وقت صرف کیا۔ ایک ہی آرزو تھی۔ کہ جو کچھ قرآن و حدیث میں پڑھا ہے۔ سیرتِ رسول ﷺ میں پڑھا ہے۔ اسکا عملی نمونہ کوئی مسلمان مل جائے۔ تاکہ روح کے زخموں پہ مرہم رکھی جا سکے۔ لیکن مجھے بہت سی جگھوں سے دھکے ملے، کہیں سے گالیوں سے نوازا گیا۔ اور کسی

جگہ پر عیسائیت کے ساتھ اشتراک کر کے اپنامذہبی قدبڑھانے کی تیاریاں نظر آئیں۔ حیران تھا۔ یاالٰہی ! مجھے تیرے حکم کاپابند بندہ کیوں نہیں ملتا۔ اکثر مسلمانوں کا کردار مجھے اس شعر کے عین مطابق لگا۔

حج کعبہ بھی کیا اور گنگا کا اشنان بھی

...اور میں نے حق کو پالیا : میں تھک ہار کر عالمِ مایوسی کا شکار ہونے والا تھا۔ کہ ایک اور اسلامی درسگاہ کا پتہ چلا۔ سوچا کہ یہاں بھی جانا چاہیئے۔ کہ شاید یہیں مجھے گوہر مقصود مل جائے۔ میں ہمت کر کے اس ادارے جا پہنچا فون کر کے ملاقات کا وقت میں نے پہلے ہی لے لیا تھا۔ جونہی میں یہاں پہنچا۔ ایک نورانی شکل کے بزرگ نے مجھے خوش آمدید کہا۔ میں نے کہا : میرا نام ریاس پیٹر ہے۔ میں ایک عیسائی ہوں۔ اسلام پر ریسرچ کر رہا ہوں۔ میری ان سے مندرجہ ذیل گفتگو ہوئی۔

سوال : عیسائی عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا مانتے ہیں۔ کیونکہ وہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ اس بارے میں آپکا کیا نظریہ ہے ؟

جواب : حضرت عیسیٰؑ اللہ کے نبی ہیں۔ اللہ نے اپنی قدرت سے انہیں بغیر باپ کے پیدا کیا۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ نے حضرت آدمؑ کو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا۔ عیسیٰؑ تو بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ اسلئے عیسائی انہیں خدا کا بیٹا مانتے ہیں۔ جبکہ آدمؑ بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے۔ انہیں آپ کیا کہیں گے ؟

سوال : عیسائی عقیدے کے مطابق عیسیٰؑ کو صلیب دے دی گئی۔ اور انہوں نے لوگوں کے گناہوں کی وجہ سے صلیب پر چڑھ کر جان دے دی۔ اسلام اس بارے میں کیا کہتا ہے ؟

جواب : حضرت عیسیٰؑ کو صلیب نہیں دی گئی۔ بلکہ اللہ نے انہیں زندہ آسمانوں پر اٹھالیا تھا، جو یہودی حضرت عیسیٰ کو صلیب پر چڑھانے آیا تھا۔ اللہ نے اس کو عیسیٰ کی شکل میں تبدیل کر دیا۔ یہودیوں نے اسی کو عیسیٰ سمجھ کر صلیب پر چڑھادیا۔ قرآن یہی کہتا ہے۔

سوال : کیا مسلمان عیسائیوں کی مقدس کتاب انجیل کو مانتے ہیں ؟

جواب : ہر مسلمان کے لئے تورات۔ انجیل۔ اور زبور تینوں کتابوں پر ایمان لانا واجب ہے۔

سوال : انجیل مقدس میں ہر عہد کے مطابق تبدیلیاں کی جاتی رہی ہیں۔ کیا قرآن میں بھی ایسا ہے ؟

جواب : قرآن کی حفاظت اللہ نے اپنے ذمہ لی ہوئی ہے۔ آج تک اسکا ہر لفظ محفوظ ہے۔ جسے مسلمان زبانی یاد کرتے ہیں۔ جب قرآن کو اللہ نے مسلمانوں کے دلوں میں محفوظ کر دیا تو تبدیلی کیسے ہوگی ؟ یہی قرآن کی سچائی کا اعجاز ہے۔

سوال : عیسائی عقیدے کے مطابق اگر کوئی شخص اپنے گناہوں کا اقرار پادری کے سامنے کر لے تو پادری اگر چاہے تو اس شخص کے گناہ معاف کرا سکتا ہے۔ مسلمانوں کا گناہوں سے معافی کا طریقہ کیا ہے ؟

جواب : گناہ معاف کرنے کا اختیار صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے کوئی بڑے سے بڑا عالم بھی کسی شخص کے گناہ معاف نہیں کرا سکتا۔

سوال : کیا عیسیٰؑ کے بعد حضرت محمد ﷺ ہی اللہ کے نبیؐ ہیں۔ اور انہوں نے کیا حکم دیا ہے ؟

جواب : جی ہاں ! حضرت عیسیٰؑ کے بعد حضرت محمد ﷺ ہی اللہ کے آخری نبی ہیں۔ جن کا ذکر انجیل اور دوسری تمام آسمانی کتابوں میں موجود ہے۔ آپؐ نے فرمایا : ''لوگو ! ایک اللہ کی عبادت کرو۔ اللہ واحد ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں۔ وہ نہ کسی کا باپ ہے۔ نہ بیٹا۔ اور میں محمدؐ اللہ کا آخری پیغمبر ہوں۔ تم صرف اللہ کی عبادت کیا کرو۔ بتوں کی پوجا نہ کرو اور غیر اللہ کی عبادت نہ کرو'' انہوں نے انسانیت کا درس دیا۔ شراب کو حرام قرار دیا۔ زنا سے منع فرمایا۔ والدین کے احترام کا حکم دیا۔ اور بھائی چارے کا سبق دیا۔

سوال : مسلمانوں کے بہت سے فرقے ہیں... ان میں سے کونسا صحیح اسلام پر عمل پیرا ہے اور انکی پہچان کیا ہے ؟ اور حضرت محمد ﷺ نے فرقوں کے بارے میں کیا حکم دیا ہے ؟

جواب : آپؐ نے فرقہ بندی سے منع فرمایا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ ''کہ میرے بعد تم فرقوں میں نہ بٹ جانا'' اس کے باوجود بد قسمتی سے مسلمانوں میں بہت سے فرقے ہو گئے ہیں۔ ان میں صحیح وہ ہے جو قرآن اور حضرت محمد ﷺ کے فرمان پر عمل پیرا ہو۔

سوال : مسلمانوں کا ایک فرقہ حضرت محمد ﷺ کو اللہ کا حصہ کہتا ہے۔ یعنی یہ کہ آپؐ نور ہیں۔ عیسائی بھی حضرت عیسیٰؑ کو اللہ کا حصہ ہی مانتے ہیں۔ آپ اس ضمن میں کیا کہیں گے ؟

جواب : حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اللہ وحدہ لاشریک ہے۔ حضرت محمد ﷺ کو نور کہنا قطعی غلطی ہے۔

موازنہ : غرضیکہ اس بزرگ نورانی صورت نے میرے ہر سوال کا جواب قرآن و سنت کے حوالے سے دیا۔ آج مجھ کو سکون ہی سکون محسوس ہو رہا تھا۔ جس چیز کی مجھے تلاش تھی۔ وہ میں نے پالی تھی۔ اب میں نے اپنے طور پر عیسائیت اور اسلام کا موازنہ کرنا شروع کیا۔

(۱)   ہم عیسائی حضرت عیسیٰ کو بغیر باپ کے پیدا ہونے پر خدا کا بیٹا مانتے ہیں مگر آدمؑ جو بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے ہم انہیں خدا کا بیٹا کیوں نہیں مانتے ؟

(۲)   ہم عیسائی کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ نے صلیب پر جان دے دی ہم حضرت محمدؐ کو ماننے کو تیار نہیں۔ جبکہ مسلمان حضرت عیسیٰؑ کو اللہ کا نبی مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ نے انہیں اپنی قدرت سے زندہ آسمانوں پر اٹھالیا ہے۔

(۳)   ہم انجیل مقدس میں آئے دن تبدیلیاں کرتے آرہے ہیں پھر بھی اس کا ہر لفظ آسمانی اور مقدس ہے مگر قرآن کا ہر لفظ آج تک محفوظ ہے۔ آج تک کوئی عیسائی انجیل مقدس حفظ نہیں کر سکا۔ جبکہ قرآن مجید مسلمانوں کے سینوں میں بھی محفوظ ہے۔

(۴) عیسائیت میں امیر غریب۔ کالے۔ گورے۔ میں کس قدر فرق ہے ؟ عبادت بھی جدا جدا ہوتی ہے۔ جبکہ اسلام میں مساوات ہے۔ امیر غریب کالے گورے نماز میں ایک ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہوتے ہیں۔ بقول اقبالؒ :- بندہ وصاحب ومحتاج وغنی ایک ہوئے   تیرے دربار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

۵۔   عیسائیت میں عورت مظلوم ہے جبکہ اسلام عورت کو احترام کے اعلیٰ ترین درجے پر فائز کرتا ہے۔ یعنی ماں۔ بہن۔ بیٹی وغیرہ (۶) عیسائی خدا اور انجیل سے زیادہ مقام پادری کو دیتے ہیں۔ کیونکہ پادری انکے گناہ بخشوا سکتا ہے۔ اسلام میں گناہ صرف اللہ ہی معاف کرتا ہے۔ مسلمان صرف قرآن وحدیث کو اہمیت دیتے ہیں..... بار بار غور و فکر کے بعد اس نتیجہ پر پہنچتا تھا کہ دینِ برحق صرف اسلام ہے۔ ایک اور سوچ نے میری نیند حرام کر رکھی تھی۔ وہ یہ کہ جب میں خود گناہ کرتا ہوں۔ تو دوسروں کے گناہ بحیثیت پادری کیسے کرا سکتا ہوں ؟ آناً فاناً ایک خیال آندھی کی طرح دل میں آیا... جس نے پورے جسم کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ کہ اللہ سے گناہوں کی معافی مانگنی چاہیے اور قبولِ اسلام میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔ اسی لمحے مجھے انجیل مقدس کے وہ الفاظ یاد آنے لگے۔ جو حضرت عیسیٰؑ نے آخری خطبے میں کہے تھے۔ "کہ میرے بعد سچائی کی روح آئیگا۔ جو سچائی کا راستہ دکھائیگا۔ گناہوں سے روکے گا۔ میری گواہی دے گا۔ وہ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہے گا۔ جو سنے گا۔ وہی کہے گا"... ان الفاظ کے ذہن میں معاً آنے سے میرے اسلام قبول کرنے کے فیصلے کو خوب استحکام ملا۔

میں نورانی صورت بزرگ کا تعارف کراتا چلوں۔ ان کا اسم گرامی قاری خلیل الرحمٰن جاوید اور یہ اسلامی مرکز جامعۃ الاحسان کے مدیر اعلیٰ ہیں۔ اُنکے علاوہ موجود تمام کے تمام علماء حضرات مجھے انتہائی عزت واحترام سے ملے۔ سب لوگ سلیم الطبع اور سادگی کے پیکر تھے۔ ان میں شخصیت پرستی بالکل نہ تھی۔ میں نے محترم قاری خلیل الرحمٰن صاحب سے کہا۔ میں اسلام قبول کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا : ابھی آپ اسلام کا مزید مطالعہ کریں۔ ساتھ

ہی مجھے خبر دار کیا۔ کہ اسلام قبول کرتے ہی مشکلات و مصائب کا جھکڑ انسان کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ میں نے کہا کہ میں راہِ حق میں ہر دکھ جھیلنے کے لیے تیار ہوں۔ لیکن انہوں نے مزید سوچ وبچار کیلئے دو دن کا وقت مجھے دے دیا۔

قبولِ اسلام کا منظر : دو دن بڑی ہی بے چینی سے گزرے۔ وقتِ مقررہ پر اتوار کے دن 16 اگست 1998 کو جب میں جامعۃ الاحسان پہنچا۔ حسنِ اتفاق سے ۱۶ تاریخ ہی میری پیدائش کا دن تھا۔ جب میں جناب قاری صاحب سے ملا۔ تو انہوں نے پوچھا۔

"کیا اب بھی میں اپنے فیصلے "اسلام قبول کرنے پر قائم ہوں"۔ میں نے خوشی کے عالم میں ہاں میں جواب دیا۔ ان کے کہنے پر شیخ ثناء اللہ صاحب نے مجھے کلمہ پڑھایا۔ یہ اعزاز شیخ صاحب کو اس لئے دیا گیا۔ کہ وہ یہاں سے فیصل آباد عازمِ سفر ہو رہے تھے۔ جونہی میں نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا۔ مجھے محسوس ہوا کہ صلیب ٹوٹ کر گر پڑی ہے۔ اور میں تیس سال بعد صلیب کی قید سے آزاد ہو گیا ہوں۔ میں مجسم روشن ہو گیا۔ یہ سب کچھ توحید کی برکات تھیں۔ جیسے سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۸ میں حکم باری تعالیٰ ہے :

(وقل جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل كان زهوقا) ترجمہ :(اے نبیؐ) کہہ دیجئے ! سچا دین آگیا۔ اور جھوٹا دین مٹ گیا۔ بے شک جھوٹ تو ضرور مٹنے والا ہے"۔

ساری غلاظتیں دھل گئیں۔ مجھ سے اس وقت عہد لیا گیا "کہ میں ایک اللہ کی عبادت کرونگا" کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہراؤنگا۔ اور حضرت محمد ﷺ کو اللہ کا آخری رسول جان کر انکی تعلیمات پر عمل کرونگا۔ شراب کو ہاتھ نہیں لگاؤں گا۔ جو چیزیں اسلام نے حرام قرار دی ہیں وہ نہیں کھاؤنگا۔ اور اسلام پر آخری سانس تک قائم رہونگا۔ پھر شیخ صاحب نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ آج تم ایسے ہو گئے ہو جیسے کہ نوزائیدہ بچہ ہوتا ہے۔ اللہ آپ کو استقامت عطا فرمائے۔ اور اسلام پر قائم رکھے، میری تاریخ پیدائش ہی تاریخ قبولِ اسلام بنی۔

اسلامی نام : شیخ صاحب نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو عبداللہ نام بہت پسند ہے، اسلئے آپ کا نام اب ریاس پیٹر کی بجائے عبداللہ ہے۔ تمام اساتذہ نے مجھے مبارکباد دی اور مٹھائی تقسیم کی گئی۔ قاری خلیل الرحمٰن صاحب نے کہا۔ آپ آج سے ہمارے بھائی ہیں ہم آپ کے دکھ سکھ میں ساتھی ہیں۔ پھر ہم سب نے اکٹھے کھانا کھایا اور میں گھر آگیا۔

قبولِ اسلام کے بعد والد سے ملاقات

میں نے والد صاحب کے سامنے کبھی جھوٹ نہیں بولا تھا۔ جونہی وہ گھر میں داخل ہوئے۔ میں نے ہمت اور حوصلہ سے کام لے کر اپنے مسلمان ہونے کا ان سے ذکر کر دیا۔ پھر کیا تھا وہ طیش میں آگئے۔ گھر کے کھڑکیاں دروازے بند کر کے بولے۔ آہستہ بولو۔ پیٹر! یہ تم نے کیا غضب کیا۔ میں نے کہا: میرا نام اب عبداللہ ہے

انہوں نے کہا۔ مسلمانوں کا جادو تم پر چل گیا۔ تم گمراہ ہو گئے ہو۔ میں نے مودبانہ کہا۔ نہ مسلمانوں نے مجھ پر جادو کیا ہے اور نہ ہی مجھے کسی نے بہکایا ہے۔ میں نے سال ہا سال خود ریسرچ کی۔ اسلام کو سچا پاکر مسلمان ہو گیا ہوں۔ والد نے کہا: تم نے مجھے کہیں کا نہ چھوڑا۔ میری عزت خاک میں ملادی۔ والد نے کہا: اب بھی کچھ نہیں بگڑا۔ یسوع مسیح کے آگے جھک جاؤ۔ معافی مانگ لو۔ میں نے بصد احترام کہا:

؎ اے اہل نظر ذوق نظر خوب ہے لیکن … جو شئے کی حقیقت کو نہ دیکھے وہ نظر کیا؟

والد مجھے بپتسمہ پر زور دے رہا تھا۔ بہت لالچ اور امیدیں دلا رہا تھا۔ میرے انکار پر انہوں نے زندگی میں مجھے پہلی بار مارا اور خوب مارا۔ کہا کہ میں تمہیں عاق کر دونگا۔ میں نے کہا۔ جو کچھ بھی ہو۔ میں اسلام نہیں چھوڑ سکتا۔ خواہ میری جان بھی قربان ہو جائے۔ یہ سن کر انہوں نے کہا۔ اب تمہاری تقدیر کا فیصلہ پاکستان کرسچین کمیونٹی کریگی ؎ عداوت کی نگاہوں میں نہ یوسف بھی حسیں ٹھہرے

عیسائی کمیونٹی کا فیصلہ: ہفتہ بھر مجھے دردناک اذیتیں دی گئیں۔ اتوار کے دن مجھے مجرموں کی طرح چرچ لے جایا گیا جہاں پاکستان کرسچین کمیونٹی کے صدر نے فیصلہ سنایا۔ کہ آج فادر کے بیٹے ریاس پیٹر نے عیسائیت کو چھوڑ کر اسلام میں پناہ لے لی ہے لہٰذا ہم ریاس پیٹر کو اپنی کیمونٹی سے خارج کرتے ہیں۔ اب کوئی بھی عیسائی یسوع مسیح خداوند کو ماننے والا اس سے کسی قسم کا تعلق نہیں رکھے گا۔ اور فادر اسے اپنی جائیداد سے عاق کر دیں۔ اگر فادر نے کوئی تعلق رکھا تو کمیونٹی فادر کو اسکی سیٹ سے بے دخل کر دے گی۔ اسکے بعد میرے باپ نے اسی مجلس میں مجھے اپنی تمام جائیداد سے عاق کر دیا۔ صرف جسم پر پہنے ہوئے کپڑے رہنے دیئے۔ باپ نے پھر کہا: آج سے پیٹر میرا بیٹا نہیں ہے۔ انسان ہونے کے ناطے سے یہ فیصلہ مجھ پر بجلی بن کر گرا۔ میں چکرا گیا کہ اب کیا ہوگا؟ کدھر جاؤں گا؟؟۔

رحمتِ باری تعالیٰ کا سہارا اور میرا نعرۂ حق: لیکن اسی لمحے اللہ تعالیٰ نے مجھے سہارا دیا۔ میں نے اپنی تمام قوت جمع کر کے بآواز بلند عیسائیت کے پنچوں کو مخاطب ہو کر کہا: ''کہ میں سب کچھ چھوڑ سکتا ہوں۔ لیکن اسلام سے دست بردار نہیں ہو سکتا۔ میرے اس جرأت مندانہ اور بے باکانہ اعلان سے اہلِ چرچ ہکا بکا رہ گئے۔ مجھے قہر آلود نظروں سے گھورنے لگے۔ ان کی نظروں سے نظر ملاتا ہوا میں چرچ سے باہر نکل آیا۔ قریب ہی مسجد تھی۔ جس کی اذان میں شوق سے سنا کرتا تھا۔ وہاں جا کر رب کائنات کے حضور سجدے میں پڑ کر دیر تک روتا رہا۔ لب پر ایک ہی دعا تھی'' کہ اے میرے اللہ! میری مدد فرما۔ اب صرف تو ہی میری فریاد سننے والا ہے۔ میرے پاس اب صرف دولتِ ایمانی ہی رہ گئی ہے۔ اے میرے اللہ! مجھے بھٹکنے نہ دینا۔ مجھے ثابت قدم رکھنا۔''

؎ ظلم پھر ظلم ہے، بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے

اللہ کریم کی کرم نوازی : میں مسجد سے نکلا تو دنیاوی طور پر فقیرِ بے نوا تھا۔ بے گھر، بے آسرا تھا۔ اگلی منزل سے ناآشنا تھا۔ معاً میرے دل میں اپنے ایک بچپن کے ہمجولی کا خیال آیا۔ اس کے پاس پہنچا تمام ماجرا سنایا۔ ساتھ ہی پناہ کی درخواست کر دی۔ اللہ کریم نے میری دعا کو شرفِ قبولیت سے نوازا۔ اس کے دل میں میرے لئے ہمدردی کے جذبات پیدا کر دیئے۔ اس نے کہا کہ جب تک تمہارا کوئی دوسرا خاطر خواہ رہائش کا بندوبست نہیں ہوتا۔ خوشی سے میرے ہاں قیام کریں۔ فکر مند نہ ہوں۔

اسلام میں میرا پہلا کام : رہائش کا مسئلہ حل ہوتے ہی میں نے سب سے پہلے نماز سیکھنے کا ارادہ کیا۔ شیخ داؤد نے مجھے نماز ادا کرنا سکھلائی۔ جونہی میں نے زندگی کی پہلی نماز ادا کی۔ یوں محسوس ہوا کہ سکون کا سرچشمہ تو نماز ہے۔

ایک اور آزمائش : زندگی میں پہلا جمعہ ادا کرنے کے بعد جب اپنے دوست کے ہاں اپنی رہائش گاہ پر پہنچا تو وہاں ایک نئی آفت میری منتظر تھی۔ وہاں کچھ عیسائی لڑکے جو کہ مذہبی جنونی تھے۔ جنہیں ممکن ہے اہلِ کلیسا اور میرے باپ نے ہی بھیجا ہو، مجھ پر حملہ کر دیا۔ مجھ کو کمرے میں بند کر کے تشدد کے حربے آزمائے گئے۔ میرے جسم کو سلگتی سگرٹوں سے داغا گیا۔ اُنکا ایک ہی مطالبہ تھا۔ کہ اسلام چھوڑ دو۔ عیسائیت میں لوٹ آؤ۔ میرے انکار پر وہ مزید مشتعل ہو جاتے۔ اور تشدد میں مزید اضافہ کر دیتے۔ میرا ایک ہی جواب تھا کہ تم سب غلطی پر ہو۔ دینِ برحق تو اسلام ہی ہے.... ذرا ریسرچ کر کے تو دیکھو۔ آخر میرے دوست نے درمیان میں پڑ کر میری خلاصی کرائی۔ میں وہاں سے فوراً جامعہ پہنچا۔ اپنی آپ بیتی سے جامعہ کی انتظامیہ اور علمائے کرام کو آگاہ کیا۔ انہوں نے مجھے تسلی و تشفی دی۔ اصحابِ رسول ﷺ کے واقعات مجھے سنائے۔ بالخصوص سیدنا بلالؓ کے صبر نے میرا مورال بلند کیا۔

نیا عزم اور ولولہ

اب جبکہ میں مسلمان ہوں میرا ایک ہی مشن ہے کہ زیادہ سے زیادہ مسلمانوں تک پہنچوں۔ بقول اقبال : ؎ مسلمان کو مسلماں کر دیا طوفانِ مغرب نے تلاطم ہائے دریا ہی سے ہے گہر کی سیرابی

میں نے کسی شخصیت سے متاثر ہو کر نہیں بلکہ اسلام کو اس کے سنہری اصولوں سے متاثر ہو کر قبول کیا ہے۔ جس کی بنیاد قرآن اور احادیثِ مبارکہ ہے۔ میں مسلمانوں پر عیسائی مشنری کے پردے چاک کرنا چاہتا ہوں۔ میں عیسائی مشنریوں کا پوسٹ مارٹم کرنے کیلئے قلم اٹھاؤنگا۔ عیسائیت نے انسانی خدمت۔ ویلفیئر اور انسانی حقوق کے نام پر دنیا میں شور برپا کیا ہوا ہے۔ مگر ان سب کی حقیقت بہت بھیانک ہے۔

مرکز دار الفرقان :

میں نے اس مقصد کیلئے مرکز دار الفرقان الاسلامی قائم کرنیکا فیصلہ کیا ہے۔ تاکہ نئی نسل کو اسلام کے

ساتھ ساتھ علوم وفنون سکھا کر دین و دنیا میں ایک نمونہ بنایا جا سکے۔ اسلام ایک ایسا مذہب ہے۔ جس نے زندگی کے تمام امور کے متعلق ایک ضابطہ دیا ہے مگر دکھ ہے کہ مسلمان شخصیت پرستی، مفاد پرستی اور فرقہ پرستی کی گم گشتہ راہوں میں کھو گئے ہیں۔ میں سب سے زیادہ تعلیم اور کردار کی طرف توجہ دونگا۔ ان شاء اللہ العزیز

فرد اور ملت کی اصلاح کیلئے ضروری ہے۔ کہ عقیدہ اور عمل دونوں درست ہوں میں نے اپنی زندگی اسلام کیلئے وقف کر دی ہے۔ ؎ میری زندگی کا مقصد تیرے دین کی سرفرازی   میں اسی لئے مسلماں، میں اسی لئے نمازی

ہمیشہ کی طرح امسال بھی ''جشن'' عید میلاد النبیؐ کے موقع پر قتل وغارت، باہمی سر پھٹول اور فساد فی سبیل اللہ کی جھلکیاں...... اخبارات کے آئینہ میں!....... پڑھتا جا، شرماتا جا.......

کراچی، نارووال، جڑانوالہ میں عید میلاد النبیؐ کے جلوس پر فائرنگ 23 زخمی

روزنامہ ... اسلام آباد

گرومندر، جمشید اور جہانگیر روڈ پر مذہبی گروپوں میں تصادم، پولیس کی شیلنگ اور لاٹھی چارج، متعدد زخمی

کراچی میں عید میلاد النبیؐ کے جلوسوں پر فائرنگ، مساجد پر حملے
علاقے میں زبردست کشیدگی

نامعلوم افراد نے سبیل والی مسجد اور نوری مسجد پر بھی پتھراؤ کیا، سنی تحریک کا کارکن اغواء، تین ہٹی نوری بابا کے مزار کے قریب کھڑی زوردار دھماکے سے پھٹ گئی، کچھ شدید زخمی

کراچی: عید میلاد النبیؐ کے دن جلوسوں، مساجد پر حملے، بم دھماکے، فائرنگ، شیلنگ، پتھراؤ، لاٹھی چارج، متعدد افراد زخمی